13. ایک بسیرا اونچائی پر!

4512CH13

ایک مسافر کی کہانی

گورو جانی

میں گورو جانی ہوں اور یہ ہے 'لونر'۔ میرا ساتھی ـ میری موٹر سائیکل۔ انگریزی میں لونر کے معنی ہیں اکیلا رہنے والا۔ لیکن 'لونر' کبھی اکیلی نہیں رہتی۔ ہم ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں۔

ہم دونوں ہی ممبئی جیسے بھیڑ بھاڑ اور شور شرابے والے شہر سے نکلنے کا موقع تلاش کرتے ہیں۔ مجھے اپنے خوبصورت ملک کے مختلف حصوں میں گھومنے کا بڑا شوق ہے۔ آج میں آپ کو ہندوستان کی سب سے اونچی سڑکوں پر اپنے حیرت انگیز سفر کے بارے میں بتاتا ہوں۔

تیاری

میرا سفر تقریباً دو مہینوں کا تھا۔ مجھے اپنی ضرورت کی تمام چیزیں اپنی موٹر سائیکل پر ہی لے جانی تھیں۔ مجھے منصوبہ بنانا تھا۔ اور ضرورت کی ان سب چیزوں کو جمع کرنا تھا۔ ایک چھوٹا خیمہ، سونے والا بیگ (Sleeping bag)، پلاسٹک کی چادر، گرم کپڑے اور ایسا کھانا جو کئی دنوں تک خراب نہ ہو وغیرہ۔ میں نے اپنا کیمرہ اور پٹرول رکھنے کے ڈبے بھی لیے۔ میں اور لونر نے ممبئی چھوڑ دی۔ مہاراشٹر، گجرات اور راجستھان کے گاؤں اور قصبوں سے گزرتے ہوئے ہم دہلی پہنچے۔

ممبئی سے دہلی تک 1400 کلومیٹر کا سفر طے کرنے میں ہمیں تین دن لگے۔ میں دہلی میں کچھ نیا اور الگ دیکھنے کی امید کر رہا تھا لیکن دہلی بھی ممبئی کی ہی طرح لگی۔ میں سیمنٹ، اینٹ، شیشے اور اسٹیل سے بنے ایک ہی طرح کے مکانات دیکھتے دیکھتے اکتا چکا تھا۔ میں اپنے آگے کے سفر کے بارے میں سوچ کر کافی خوش تھا۔ میں بہت جذباتی ہو رہا تھا کہ

© NCERT not to be republished

میں لکڑی کے مکان، ڈھلواں چھتوں کے مکان اور برف سے ڈھکے ہوئے مکان دیکھوں گا۔ میں نے اس طرح کے مکانات کی تصویریں بہت سی کتابوں میں دیکھی تھیں۔

میں نے دہلی میں کچھ اور چیزیں بھی ساتھ لیں اور چل پڑا۔ دو دنوں کی مسافت کے بعد ہم منالی پہنچے۔ پہاڑوں کے درمیان تازہ اور صاف ہوا میں سانس لینا بہت خوش گوار تجربہ تھا۔ صحیح معنوں میں سفر تو اب شروع ہونے والا تھا۔ لداخ کے لیہہ تک پہنچنے کے لیے ہمیں جموں اور کشمیر کے دشوار گزار راستوں سے گزرنا تھا۔

معلوم کیجیے

- نقشے میں دیکھ کر بتایئے کہ اگر کوئی ممبئی سے کشمیر جا رہا ہے تو اسے کن کن صوبوں سے گزرنا ہوگا؟
- گوروجانی ممبئی سے دہلی جاتے وقت بہت سے صوبوں سے گزرا۔ ان صوبوں کی راجدھانیاں معلوم کیجیے۔ کیا اس راستے پر کوئی اور بڑا شہر بھی تھا؟
- منالی میدانی علاقہ ہے یا پہاڑی؟ یہ شہر کس صوبے میں واقع ہے؟

نیا گھر

لونز اور میں ہر روز لمبی لمبی دوری طے کر رہے تھے۔ مجھے پیٹ بھرنے کے لیے کھانا اور رات کی ٹھنڈی ہواؤں سے خود کو بچانے کے لیے خیمہ چاہیے تھا۔ میرا نائلون کا خیمہ اتنا چھوٹا تھا کہ میں اس میں صرف سو ہی سکتا تھا۔

'لونز' محافظ کے طور پر خیمہ کے باہر کھڑی رہتی تھی۔ روز صبح کی ٹھنڈی ہوائیں اور چڑیوں کی چہک سے ہی آنکھ کھلتی۔

گوروجانی

© NCERT not to be republished

بتائیے

- کیا آپ نے کبھی کسی خیمے میں قیام کیا ہے؟ کہاں؟ یہ کس طرح کا تھا؟
- تصور کیجیے کہ آپ کو کسی خیمے میں دو دن تک اکیلے ٹھہرنا ہے اور آپ اپنے پاس صرف دس چیزیں رکھ سکتے ہیں۔ ان دس چیزوں کی فہرست بنائیے۔
- آپ نے کس کس طرح کے مکانات دیکھے ہیں؟ اپنے دوستوں کو ان کے بارے میں بتائیے۔ تصویریں بھی بنائیے۔

سرد صحرا

گوروجانی

آخر کار لونزا اور میں لیہہ پہنچ گئے۔ میں نے ایک ایسا علاقہ دیکھا جو اونچا، سوکھا اور ہموار تھا جس کو سرد صحرا کہا جاتا ہے۔ لداخ میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ یہاں پر برف سے ڈھکے پہاڑ اور سرد و ہموار میدان ہیں۔

لیہہ میں میں نے خود کو ایک پرسکون گلی میں پایا جس کے کنارے خوبصورت سفید مکانات تھے۔ جب میں آہستہ آہستہ اپنی موٹر سائیکل سے جا رہا تھا میرے پیچھے بچوں کا ایک گروپ بھی چل رہا تھا۔ جو 'جولے' 'جولے' کہہ رہے تھے۔ جس کا مطلب ہے خوش آمدید، خوش آمدید۔ وہ سب میری 'لونز' کو دیکھ کر حیران تھے۔ ان میں سے ہر ایک چاہتا تھا کہ میں اس کے گھر آؤں۔

تاشی کے گھر پر

تاشی مجھے اپنے گھر کھینچ کر لے گیا۔ یہ دو منزلہ خوبصورت عمارت تھی۔ گھر پتھروں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر بنایا گیا تھا۔ دیواروں پر چونے اور مٹی کی موٹی پرت تھی۔ گھر اندر سے ایک سائبان کی طرح لگ رہا تھا جس میں بہت سا بھوسا جمع تھا۔ ہم نے لکڑی کی سیڑھی لی اور

اساتذہ کے لیے نوٹ : بچوں سے مباحثہ کیجیے کہ تمام ریگستان گرم اور ریتیلے نہیں ہوتے۔ بچوں کو نقشہ دیکھنے اور سبق میں شامل تمام صوبوں کو تلاش کرنے کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

پہلی منزل پر پہنچے۔ ''ہم یہیں رہتے ہیں'' تاشی نے کہا۔ ''نچلی منزل ہمارے جانوروں اور ضروری چیزیں رکھنے کے لیے ہے۔ جب کبھی بہت سردی ہوتی ہے تو ہم لوگ بھی نیچے چلے جاتے ہیں۔'' میں نے دیکھا نچلی منزل پر کوئی کھڑکی نہیں ہے۔ چھت کو مضبوط بنانے کے لیے پیڑوں کے موٹے تنوں کا استعمال کیا گیا تھا۔

پھر تاشی مجھے اپنے گھر کی چھت پر لے گیا۔ کیا نظارہ تھا! میں چاروں طرف ایک جیسی ہموار چھتوں کو دیکھ سکتا تھا۔ کچھ چھتوں پر لال مرچیں سوکھ رہی تھیں کچھ پر نارنگی، کدو اور پیلے سنہرے بھٹے رکھے تھے۔ کچھ پر دھان کے ڈھیر لگے تھے اور کچھ پر گوبر کے اپلے سوکھ رہے تھے۔

تاشی نے کہا ''یہ ہمارے گھر کا سب سے اہم حصہ ہے۔ گرمی کے موسم میں ہم بہت سے پھل اور سبزیاں سکھا لیتے ہیں۔ جب سردیوں کے موسم میں پھل اور سبزیاں دستیاب نہیں ہوتیں تو ہم ان اشیا کا استعمال کرتے ہیں۔''

جب میں تاشی کے ساتھ کھڑا تھا تو میں یہ دیکھ سکتا تھا کہ گھر کا ہر ایک حصہ یہاں رہنے والے افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے خصوصی طور پر بنایا گیا ہے۔ میں یہ سمجھ سکتا تھا کہ موٹی دیواریں، لکڑی کا فرش اور لکڑی کی چھتیں کس طرح سردی سے ان کو بچاتی ہوں گی۔

لکھیے

- سردی کے موسم میں تاشی اور اس کے خاندان کے لوگ نچلی منزل پر رہتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟
- آپ کے گھر کی چھت کس طرح کی ہے؟ یہ کن کاموں کے لیے استعمال ہوتی ہے؟

© NCERT not to be republished

دنیا کی چوٹی پر رہنے والے لوگ

اب اور اوپر چڑھنے کا وقت تھا۔ 'لونز' کے لیے بھی پتلے، تنگ اور ٹیڑھے پہاڑی راستوں سے گزرنے کا مشکل وقت تھا۔ بہت سی جگہوں پر سڑکیں ہی نہیں تھیں۔

میں 'چانگ تھانگ' کے چٹانی میدانوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ تقریباً 5000 میٹر کی اونچائی پر واقع یہ میدانی علاقہ سنسان اور پتھریلا تھا۔ یہ اتنا اونچا ہے کہ یہاں سانس بھی لینا مشکل ہوتا ہے۔ میرے سر میں درد تھا اور میں کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ میں ایسی ہوا میں سانس لینے کا عادی ہو گیا۔ کئی دن تک بغیر کسی انسان کو دیکھے ادھر ادھر گھومتا رہا۔ نہ کوئی مستری، نہ کوئی پٹرول پمپ، صرف کھلا آسمان اور آس پاس بہت سی خوبصورت جھیلیں۔

کئی دن اور رات گزر گئے۔ میں اور 'لونز' آگے بڑھتے رہے۔ اچانک ایک صبح میں نے اپنے سامنے سرسبز گھاس کا میدان دیکھا۔ وہاں بہت سی بھیڑیں اور بکریاں چر رہی تھیں۔ دور فاصلے پر میں نے کچھ خیمے دیکھے۔ مجھے تعجب ہوا کہ وہاں کون لوگ تھے اور وہ اس دور دراز مقام پر کیا کر رہے تھے۔

معلوم کیجیے

- جہاں آپ رہتے ہیں وہ مقام کتنی اونچائی پر ہے؟
- گورو جانی یہ کیوں کہتا تھا ''یہ مقام اتنا اونچا ہے کہ یہاں سانس لینا بھی مشکل ہوتا ہے؟''
- کیا آپ کبھی کسی پہاڑی علاقے میں گئے ہیں؟ کہاں؟
- وہ کتنی اونچائی پر تھا؟ کیا آپ کو وہاں سانس لینے میں کوئی دقت پیش آئی؟
- وہ کون سا سب سے اونچا مقام ہے جہاں آپ گئے ہیں؟

چانگ پا

وہاں میری ملاقات 'نامگیال' سے ہوئی اور مجھے پہاڑوں پر رہنے والے ایک قبیلے 'چانگ پا' کے بارے میں پتہ چلا۔ 'چانگ پا' قبیلے میں صرف پانچ ہزار لوگ تھے۔ 'چانگ پا' ہمیشہ اپنی بکریوں اور بھیڑوں کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ ان بکریوں اور بھیڑوں سے وہ ضرورت کی سب

© NCERT not to be republished

چیزیں حاصل کرتے ہیں — دودھ، گوشت، خیمے کے لیے کھال، کوٹ اور سویٹر کے لیے اؤن۔ بھیڑ بکریاں ان کی سب سے بڑی دولت ہیں۔ اگر کسی خاندان کے پاس زیادہ جانور ہیں تو وہ زیادہ امیر اور اہم سمجھا جاتا ہے۔ ان خاص قسم کی بکریوں کے بال سے دنیا کا مشہور پشمینا اؤن تیار ہوتا ہے۔ 'چانگ پا' اپنی بکریوں کو زیادہ اونچے اور زیادہ ٹھنڈے مقام پر چراتے ہیں تاکہ بکریوں کے بال زیادہ اور نرم ہوں۔ وہ ان پہاڑوں میں اونچائی پر بہت مشکل حالات میں رہتے ہیں کیوں کہ وہیں یہ بکریاں رہ سکتی ہیں۔ یہی ان کی زندگی ہے اور یہی ان کی روزی روٹی۔

گوردجانی

میں اپنے سامان کا بہت تھوڑا سا حصہ اپنی موٹر سائیکل پر لے جا رہا تھا۔ لیکن چانگ پا اپنے گھوڑے اور یاکوں پر اپنی ہر چیز لے جاتے ہیں۔ انھیں اپنی تمام چیزوں کو باندھنے/اکٹھا کرنے اور سفر شروع کرنے میں ڈھائی گھنٹے لگتے ہیں۔ بہت کم وقت میں وہ اپنے خیموں کو اپنے پسندیدہ مقام پر لگا دیتے ہیں۔ اپنے سامان کو کھولتے ہیں اور ان کے گھر تیار ہو جاتے ہیں۔

تکونی شکل کے ایک بڑے خیمے میں لے جاتے ہوئے نامگیال نے مجھ سے کہا۔ ''آپ کا ہمارے گھر میں استقبال ہے۔'' وہ اپنے خیمے کو 'ریبو' (Rebo) کہتے ہیں۔ یاک کے بالوں کو بٹ کر پٹیاں بنائی جاتی ہیں جن کو ایک ساتھ بُنا جاتا ہے۔ یہ مضبوط اور گرم ہوتی ہیں اور تیز برفیلی ہواؤں سے حفاظت کرتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ پٹیاں نوکلڑیوں کے سہارے زمین پر مضبوطی سے بندھی تھیں۔ زمین کو تقریباً دو فٹ گہرا کھودا جاتا ہے پھر خیمے کو اس کے آس پاس زمین کے اونچے حصہ پر لگایا جاتا ہے۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : چانگ پا کی زبان میں 'چانگ تھانگ' کا مطلب ہے ایک ایسا مقام جہاں تھوڑے سے لوگ رہتے ہیں۔ کیا دوسری زبانوں میں بھی ایسے الفاظ ہیں؟ پہاڑوں پر آپ جتنا اوپر جائیں گے ہوا میں آکسیجن کی مقدار کم ہوتی جائے گی۔ اور کبھی کبھی تو لوگوں کو اپنے ساتھ آکسیجن سلینڈر بھی لے جانا پڑتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بچے آکسیجن کے مفہوم کو اچھی طرح نہ سمجھتے ہوں لیکن بچوں کو کچھ اندازہ ضرور ہوگا کہ زیادہ بلندی پر سانس لینا مشکل ہوتا ہے۔ اب وہ ضرور سمجھ سکیں گے کہ لوگوں کو اپنی روزی روٹی کمانے میں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دنیا بھر میں مشہور پشمینہ

یہ مانا جاتا ہے کہ پشمینہ شال اتنی گرم ہوتی ہے جتنے کہ چھ سوئیٹر! یہ بہت باریک لیکن گرم ہوتی ہے۔ وہ بکریاں جن سے پشمینہ اون جمع کیا جاتا ہے وہ 5000 میٹر کی بلندی پر ہی رہ سکتی ہیں۔ سردی میں یہاں درجہ حرارت 0°C سے 40°C-تک چلا جاتا ہے۔ اتنی سردی سے بچنے کے لیے ان کے جسم پر باریک اور نرم بال اُگ آتے ہیں جو ان کو سخت سردی سے بچاتے ہیں۔ بکریاں اپنے کچھ بال گرمیوں میں گرا دیتی ہیں۔ یہ بال اتنے باریک ہوتے ہیں کہ آپ کا ایک بال ان کے چھ بالوں کی موٹائی کے برابر ہوگا۔

ان عمدہ بالوں کو مشینوں کے ذریعہ نہیں بُنا جا سکتا۔ اس لیے کشمیر کے بنکر ہاتھوں سے ان شالوں کو بناتے ہیں۔ یہ ایک طویل اور مشکل عمل ہے تقریباً 250 گھنٹے کی بنائی کے بعد ایک سادہ پشمینہ شال تیار ہوتی ہے۔ تصور کیجیے کہ کڑھائی والی ایک پشمینہ شال تیار ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔

جیسے ہی میں نے خیمے میں قدم رکھا مجھے محسوس ہوا کہ خیمہ کافی اونچا ہے اور میں سیدھا کھڑا ہو سکتا ہوں۔ یہ میرے خیمے کی طرح نہیں تھا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ ریبو (Rebo) اتنا بڑا ایک کمرہ تھا جتنا ممبئی میں میرے فلیٹ کا ایک کمرہ۔ بیچ میں اسے دو لکڑی کے کھمبوں کے سہارے کھڑا کیا گیا تھا۔ چولھے کا دھواں باہر نکالنے کے لیے اس میں ایک سوراخ تھا۔ نامگیال نے بتایا کہ اس خیمے کا ڈیزائن تقریباً ایک ہزار سال پرانا ہے۔ خیمہ چانگ پا لوگوں کو سخت سردی سے بچاتا ہے۔

ریبو

یہ کتنا ٹھنڈا ہوگا؟ سردی میں درجۂ حرارت درجہ صفر سے بہت نیچے چلا جاتا ہے۔ ہوائیں 70 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے چلتی ہیں۔ تصور کیجیے کہ آپ ایک بس پر سوار ہیں اور وہ اسی رفتار سے جا رہی ہو تو آپ ایک گھنٹے میں کہاں پہنچیں گے؟ ریبو کے پاس ہی بھیڑیں اور بکریوں کو رکھنے کے لیے ایک جگہ تھی۔ چانگ پا اس کو لیکھا (Lekha) کہتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : ہم بچوں کے ساتھ یہ بات زیر بحث لا سکتے ہیں کہ الگ الگ خطوں میں مختلف قسم کے مکانات ہوتے ہیں۔ ایک ہی علاقے میں مختلف طرح کے مکانات ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجوہات میں موسم، معاشی حالات اور مقامی خام اشیا (پتھر، گارا اور لکڑی) کی فراہمی شامل ہیں۔

© NCERT not to be republished

لیکھا کی دیواریں پتھر سے بنی ہوتی ہیں۔ ہر خاندان پہچان کے لیے اپنے جانوروں پر ایک خاص قسم کا نشان لگاتا ہے۔عورتیں اور لڑکیاں جانوروں کی گنتی کرتی ہیں اور انھیں لیکھا سے باہر لے جاتی ہیں۔ جب وہ شام کو واپس آتی ہیں تو ان کو دوبارہ گنتی ہیں۔

– چانگ پالوگوں کے جانور ان کی زندگی کا اہم حصہ ہیں۔ کیا کوئی جانور آپ کی زندگی کا بھی حصہ ہے؟ جیسے آپ کا کوئی پالتو جانور یا کھیتوں میں استعمال کیے جانے والے جانور وغیرہ۔ ایسی پانچ مثالیں سوچ کر لکھیے کہ جانور آپ کی زندگی سے کس طرح جڑے ہیں۔

• کیا بھیڑ بکریاں کو اپنے جسم کے بالوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس پر گفتگو کیجیے۔

معلوم کیجیے

• آپ نے پڑھا کہ چانگ تھانگ میں درجۂ حرارت 0°C سے نیچے چلا جاتا ہے۔ ٹی وی یا اخبار میں دیکھ کر ہندوستان یا ہندوستان کے باہر واقع ان شہروں کے بارے میں پتہ لگایئے جہاں درجہ حرارت 0°C سے نیچے چلا جاتا ہو۔ بتایئے کن مہینوں میں ایسا ہوسکتا ہے؟

سری نگر کی طرف

میں نے کچھ دن چانگ پالوگوں کے ساتھ گزارے۔ لیکن افسوس آگے بڑھنے کا وقت آ گیا تھا۔ اب میرا واپسی کا سفر مجھ کو دنیا کے اس حصہ سے دور ایک ایسے قصبے کی طرف لے جائے گا جس کی الگ ہی دنیا ہے۔ میں نے لیہہ سے واپسی پر ایک الگ راستہ اختیار کیا۔ میں کارگل کے راستے سری نگر کی طرف جا رہا تھا۔ میں نے بہت سی حیرت انگیز عمارتیں اور مکانات دیکھے۔

میں کچھ دنوں تک سری نگر میں ٹھہرا۔ وہاں کے گھروں کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوا۔ ان گھروں نے میرا دل جیت لیا۔ کچھ مکانات پہاڑوں پر تھے جب کہ کچھ پانی پر۔ میں نے ان کی بہت سی تصویریں لیں۔ صفحہ 128 پر میری فوٹو البم دیکھیے۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : درجۂ حرارت کو C میں لکھتے ہیں۔ ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے اس بات کو سمجھیں کہ سردی اور گرمی سے اس کا کیا تعلق ہے۔ اس طرح ان میں ان نئے شہروں کا نام دیکھنے کا بھی شوق پیدا ہوگا جن کا درجۂ حرارت صفر سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

سری نگر کے مکانات - میری فوٹو البم

ونود رینا

جو سیاح سری نگر آتے ہیں وہ ہاؤس بوٹ میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہاؤس بوٹ 80 فٹ تک لمبی اور 9 سے 10 فٹ تک چوڑی ہوتی ہے۔

آفاق گرڈھا

سری نگر میں بہت سے خاندان 'ڈونگا' میں رہتے ہیں۔ ایسی بوٹ ڈل جھیل اور جھیلم ندی میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اندر سے ڈونگا ایک ایسے گھر جیسا ہوتا ہے جس میں مختلف کمرے ہوں۔

آفاق گرڈھا

ہاؤس بوٹ اور کچھ بڑے گھروں کی چھتوں کی لکڑی پر خوبصورت نقاشی بھی ہوتی ہے اس طرح کے ڈیزائن کو ختم بند (Khatamband) کہتے ہیں جس کا انداز جگسا معمے کی طرح ہوتا ہے۔

آفاق گرڈھا

کشمیر کے گاؤں میں مکانات پتھروں کو کاٹ کر اور ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر بنائے جاتے ہیں اور مٹی سے پلاسٹر کیا جاتا ہے۔ لکڑی کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ گھروں میں ڈھلواں چھتیں ہوتی ہیں۔

آفاق گرڈھا

کچھ پرانے مکانوں میں جالی دار کھڑکیاں ہوتی ہیں جو دیوار سے باہر نکلی ہوتی ہیں۔ انھیں 'ڈب' کہتے ہیں ان میں بیٹھ کر باہر کا نظارہ بہت پرلطف ہوتا ہے۔

آفاق گرڈھا

یہاں پرانے مکانات اینٹ، پتھر اور لکڑی سے بنائے جاتے ہیں۔ دروازوں اور کھڑکیوں میں خوبصورت محرابیں ہوتی ہیں۔

جب میں نے سفر شروع کیا تھا تو یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ میں ایک ہی صوبہ میں مختلف طرح کے مکانات اور لوگوں کی مختلف طرز زندگی دیکھوں گا۔ مجھے لیہہ میں پہاڑوں پر رہنے کا اور سری نگر میں پانی پر رہنے کا حیرت انگیز تجربہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ان دونوں مقامات پر گھروں کو کس طرح موسم کے اعتبار سے بنایا گیا ہے۔

سیاح ڈل جھیل پر شکارا کی سواری سے لطف اندوز ہوتے ہوئے۔

واپسی کا سفر

ایک مرتبہ پھر آگے بڑھنے کا وقت آ گیا۔ جموں میں ہم نے ویسے ہی مکانات دیکھے جیسے ممبئی میں دیکھے تھے۔ وہی سیمنٹ، اینٹ، اسٹیل اور شیشے کے مکانات۔ یہ مکانات بہت مضبوط ہوتے ہیں لیکن یہ اتنے خاص نہیں تھے جو خوش قسمتی سے ہم نے لیہہ اور سری نگر میں دیکھے تھے۔

ایک لمبے سفر کے بعد اب میں اور 'لوز' ممبئی پہنچنے والے تھے۔ میں اپنے دل میں بھاری پن محسوس کر رہا تھا۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ میری موٹر سائیکل واپس نہیں آنا چاہتی۔ مجھے خوشی تھی کہ میں نے بہت کچھ سیکھا اور بہت سی نئی نئی چیزوں کے تجربات حاصل کیے۔ میں اپنے کیمرے میں بھی بہت سی یادیں واپس لایا۔ یقینی طور پر یہ سفر آخری نہیں تھا۔ اگلی مرتبہ جب میں اور 'لوز' شہر کی زندگی سے اُوب جائیں گے تو ہم پھر ایک نئے سفر پر نکل پڑیں گے۔

کیا آپ پہچان سکتے ہیں کہ یہ تصویر کس کی ہے؟ کشمیر کے ہر گلی کوچے میں دِکھتی ہے بیکری۔ کشمیری لوگ گھر میں کھانے کے لیے روٹی نہیں بناتے یہ دوکان یا بیکری سے خریدتے ہیں۔

بتائیے

جموں اور کشمیر کے مختلف حصوں میں مکانات وہاں کے موسم اور لوگوں کی ضرورتوں کے لحاظ سے بنائے گئے ہیں۔

not to be republished

- جہاں آپ رہتے ہیں کیا وہاں بھی مختلف قسم کے مکانات ہیں؟ اگر ہاں، تو اس کی وجوہات کے بارے میں غور کیجیے۔

- آپ کے گھر میں کیا کوئی خاص بات ہے؟ مثال کے طور پر زیادہ بارش ہو تو چھت ڈھلوان ہوتی ہے، گرمیوں کے موسم میں سونے کے لیے برآمدہ ہوتا ہے۔ دھوپ کے لیے آنگن بھی ہوتا ہے۔ تصویر بنائیے۔

امتیاز ارم پال

- آپ کے گھر کی تعمیر میں کس کس سامان کا استعمال ہوا ہے؟ کیا یہ مٹی، اینٹ، پتھر، لکڑی یا سیمنٹ ہے؟

بحث کیجیے اور لکھیے

- اس تصویر کو دیکھیے۔ کیا آپ اس تصویر میں دکھائے گئے کسی مکان کو پہچانتے ہیں؟ یہ مٹی اور لکڑی سے بنے مکانات ہیں۔ سردیوں میں یہاں کوئی نہیں رہتا ہے۔ گرمی میں بکروال (Bakarwal) لوگ جب اپنی بکریوں کو اونچے علاقوں میں چرانے کے لیے لاتے ہیں تو یہاں رہتے ہیں۔

- اندازہ لگائیے کہ بکروال اور چانگ پا لوگوں کی زندگی میں کون سی باتیں مشترک اور کون سی باتیں مختلف ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا

آپ نے جموں اور کشمیر میں مختلف قسم کے بسیروں کے بارے میں پڑھا۔ کچھ اونچے پہاڑوں پر، کچھ پانی پر، کچھ لکڑی اور پتھر پر خوبصورت ڈیزائنوں والے اور کچھ ایسے بسیرے جن کو باندھ کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جایا جا سکتا ہے۔

- بتائیے کہ یہ پناہ گاہیں کس طرح وہاں رہنے والے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔

- یہ گھر آپ کے گھر سے کس طرح مختلف ہیں؟